 © rasailojaraid.com

عربی نعت کا ارتقاء*

حکیم محمد یحیمیٰ

(۲)

انتحاب المدائح :

بہر نوع ،اب ہم عربی زبان و ادب کی بعض قابل ذکر نعتوں کا انتخاب نذر قارئین کرتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ اس انتخاب میں صرف وہی نعتیں لی گئی ہیں۔ جو آسانی سے ہمارے ہاتھ لگ گئیں۔ تفحص و استقصاء کی مہلت نہ تھی اور غالباً اب اس کی ضرورت بھی نہیں، کہ نمایندہ نعتیں دستیاب ہو ہی گئی ہیں۔

(۱) جناب ابوطالب :

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیق چچا جناب ابو طالب سے منسوب چند نعتیہ اور مدحیہ قطعات عربی ادب کے سفینوں میں مندرج ہیں۔ ان کے ایک قصیدہ کا یہ شعر عربی نعت کے حقیقی خد و خال اجاگر کرنے کے لئے یہاں درج کیا جاتا ہے۔

و ابیض لیستسقی الغمام بو جہہ

ثمال الیتامی عصمة للارا مل

وہ گورے بدن والا جس کے رخ انور کے وسیلہ سے ابر باراں طلب کیا جاتا ہے۔ یتیموں کا والی اور بیواؤں کا محافظ ہے۔

ایک دوسرے نعتیہ قطعے میں آپ نے دعوت اسلامی کی صداقت کا اظہار و اعتراف کرنے کے باوجود اسے قبول کرنے سے اپنی معذوری کا ذکر کیا

*پہلی قسط اگست ۷۸ء کے فکرو نظر میں شائع ہوئی تھی۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے ۔ ملاحظہ ہو۔

ود عو تنی و زعمت انك نا صحی
و لقد صدقت و کنت ثم امینا
و عرضت دینا لا محالة انه
من خیر ادیان البریة دیناً
لو لا الملامت او حذار سبة
لو جدتنی سمحاً بذاك مبینا

تو نے اپنے خیال میں خیر خواھی سے مجھے دعوت (حق) دی ہے واقعی تو سچا ہے ۔ اور تو امین بھی ہے۔ تو نے ایسا دین پیش کیا جو یقیناً دنیا کے بہترین نظامہائے حیات سے بھی بہتر دین ہے ۔ اگر مجھے ملامت اور توھین کا اندیشہ نہ ھوتا تو واضح طور پر تو مجھے اس کے قبول کرنے میں فراخدل پاتا ۔

(۲) حضرت عباسرض :

حضورص کے دوسرے عم بزرگوار، جنہیں اسلام کی دولت عظمی سے نوازا گیا، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی شان میں اشعار کہے ھیں ۔ لیکن اس وقت وہ میری دسترس میں نہیں ھیں ۔

(۳) حضرت حمزہرض :

آپ کے محبوب چچا سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار ملاحظہ فر مائیے !

حمدت اللہ حین ھدی فؤادی
الی الاسلام و الدین المنیف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لدین جاء من رب عزیز
خبیر بالعباد بهم لطیف
اذا تلیت رسائله علینا
تحدر دمع ذی اللب الحصیف
رسائل جاء أحمد من هداها
بایات مبینة الحروف
و أحمد مصطفی فینا مطاعاً
فلا تغشوه بالقول العنیف
فلا والله نسلمه، لقوم
و لما نقض فیهم بالسیوف

جب اللہ تعالے نے میرے دل کو ، اسلام، اپنے عظیم الشان دین کی ہدایت بخشی تو میں نے خدا کی حمد و ستائش کی۔ کہ مجھے وہ دین عطا ہوا۔ جو بندوں پر مہربان اور ان کے حالات سے باخبر اور غالب پرور دگار کی طرف سے ہے جب اس کے پیغامات ہمیں سنائے جاتے ہیں تو صائب و صحیح رائے رکھنے والے اہل عقل بے ساختہ رو پڑتے ہیں وہ پیغام ہدایت جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) واضح حروف والی آیتوں کی شکل میں لائے ہیں۔ حضرت احمد محمد مصطفے ہم میں اطاعت و پیروی کے قابل ہیں۔ پس تم ان کے سامنے تند و سخت کلمات نہ کہو۔ خدا کی قسم ہم انہیں ایسی قوم کے حوالہ نہیں کریں گے جس کے ساتھ ہمیں یہ جھگڑا تلوار کے ذریعے چکانا ہے۔

(۴) **حضرت علیؓ :**

ہجرت نبوی کا بیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زبان حقیقت ترجمان سے سنئیے !

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و قیت بنفسی خیر من وطیٔ الحصیٰ
و من طاف بالبیت العتیق و بالحجر
رسول اله خاف ان یمکروا به
فنجاه ذو الطول اله من المکر
فبات رسول اللہ فی الغار امناً
موفی وفی حفظ الاله و فی ستر
اقام ثلاثاً ثم ذمت قلائص
قلائص تفرین الحصی اینما تفر
و بت اراعیهم وما یثبتوننی
فقد وطنت نفسی علی القتل والاسر
اردت به نصر الا له تبتلاً
و اضمرته حتی اوسد فی قبر

میں نے اس ذات گرامی کو بچانے کی تدبیر کی جو کنکریوں اور پتھروں پر چلنے والوں اور کہن سال کعبہ اور حجر اسود کا طواف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اللہ کے رسول کو جب دشمنوں کی چال سے خطرہ لاحق ہوا تو بڑی طاقت والے معبود نے اسے دشمنوں کی چال سے بچالیا۔ پس خدا کا نبی غار میں امن و طمانیت سے اللہ کی حفاظت میں دشمنوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہا۔

تین دن کے قیام کے بعد انھوں نے اونٹنیوں کو نکالا وہ اونٹنیاں جو کنکروں کو اپنے پاؤں تلے روندتی چلی گئیں۔ میں دشمنوں کے ستانے کا منتظر رہا لیکن وہ مجھے کچھ نہ کہہ سکے حالانکہ میں اس موقع پر قتل قید ہر چیز کے لئے تیار تھا اور اس عمل میں، عاجزی کے ساتھ اللہ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدد میرے مدنظر تھی اور اب بھی میرے دل میں یہی جذبہ ہے اور مرنے کے بعد قبر میں جانے تک میری یہی خواہش رہے گی۔

(۵) حسان بن ثابتؓ:

دربار نبوی کے شاعر خاص، مداح رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ایک نعتیہ قصیدہ بہت مشہور ہے۔ اس کے چند منتخب اشعار یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ ان اشعار سے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی پسندیدہ اور مقبول نعتوں کے سواد و مضامین اور انداز و اسلوب کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور نعت گوئی کے مقصد و مطمح نظر پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

اغـر علیـه للنبوۃ خاتم
من اللہ مشهود یلوح و یشهد

وضم الالہ اسم النبی الی اسمه
اذا قال فی الخمس المؤذن اشهد

و شق اللہ له من اسمه لیجله
فذو العرش محمود و هذا محمد

نبـی اتانا بعد یأس و فترۃ
من الرسل و الاوثان فی الارض تعبد

فامسی سراجاً مستنیراً و هادیاً
یلوح کما لاح الصقیل المهند

وانذرنـا نـارا و بشـر جنـة
و علمنا الاسلام فاللہ نحمد

و انت اله الخلق ربی و خالقی
بذا لك ما عمرت فی الناس اشهد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعاليت رب الناس عن قول من دعا
سواك الهاً انت اعلى و امجد
لك الخلق والنعماء والامر كله
فاياك نستهدى واياك نعبد

ان پر نبوت کی مہر جگمگا رہی ہے ۔ جو اللہ کی طرف سے لگی ہے اور اس کی چمک ہر شخص دیکھ سکتا ہے ۔ موذن پانچوں وقت ''اشھد،، کہتا اور اس امر کی گواھی دیتا ہے کہ معبود حقیقی نے آپ کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا لیا ہے ۔ ان کی عزت و شان دکھانے کے لئے اللہ نے ان کا نام خود اپنے نام سے مشتق کیا ہے ۔ پس صاحب عرش محمود ہے تو آپ محمدﷺ ھیں ۔ یہ وہ نبی ھیں جو ھمارے پاس رسالت کے طویل وقفہ کے بعد اور خوف کی حالت میں تشریف لائے جب کہ دنیا میں بتوں کی پوجا ہو رہی تھی پھر یہ آتے ھی روشن چراغ اور رھبر و رھنما بن گئے اور چمکتی تلوار کی طرح جگمگانے لگے ۔

انھوں نے ھمیں دوزخ کی آگ سے ڈرایا اور جنت کی خوشخبری دی اور ھمیں اسلام کی تعلیم دی پس ھم اللہ کے شکر گزار ھیں ۔ اے اللہ تو ساری مخلوق کا معبود ہے اور میں عمر بھر اس بات کی گواھی دوں گا کہ تو ھی میرا پروردگار اور خالق ہے ۔ اے لوگوں کے پروردگار، جو لوگ تیرے سوا دوسروں کو معبود پکارتے ھیں ۔ تو ان کی باتوں سے اعلی اور برتر ہے ۔ تو پیدا کرنے والا نعمتیں دینے والا اور ھر چیز کا حکمراں ہے ۔ ھم تجھ سے ھدایت چاھتے ھیں اور تیری ھی عبادت کرتے ھیں ۔

(٦) عبداللہ بن رواحہؓ :

ایک اور مداح رسول حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی نعت گو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شعراء میں شمار ہوتے ہیں ۔ ان کے تین شعر سنئے !

روحی فداء لمن اخلاقه شهدت
بانـه خيـر مولـد من البشر

عمت فضـائـلـه كل العباد كما
عم البرية ضوء الشمس و القمر

لو لم يكن فيه آيات مبينة
كانت بديهته ،تكفى عن الخبر

میری روح اس ذات پاک پر قربان، جس کے اخلاق اس حقیقت کے گواہ ہیں کہ وہ نوع انسان میں سب سے افضل ہیں ۔ ان کی فضیلتیں تمام انسانوں کے لئے اسی طرح عام ہیں جس طرح سورج اور چاند کا نور ساری دنیا کے لئے عام ہے ۔ اگر ان کی نبوت کے لئے واضح اور روشن نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو خود ان کی شخصیت ہی تصدیق رسالت کے لئے کافی تھی ۔

(۷) عبداللہ بن زبعری :

حضرت عبداللہ بن زبعریؓ کی نعت سے دو شعر !

جئتنا باليقين و البر والصد
ق و فى الصدق و اليقين سرور

اذهب الله ضلة الجهل عنا
و اتانا الرخاء والميسور

آپ ہمارے پاس یقین نیکی اور سچائی کا پیغام لائے ہیں اور سچائی اور یقین ہی خوشیوں کا منبع ہے ۔ اللہ نے ہم سے جہالت کی گمراہیاں دور کردیں اور خوش حالی اور آسودگی ہمارا مقسوم ہوئی ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۸) جاریات بنی نجار :

یہاں بنی نجار کی بچیوں کے وہ نعتیہ اشعار درج کرنے کو جی چاھتا ھے ۔ جو انھوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مدینہ تشریف آوری پر استقبالیہ زمزمے کے طور پر پڑھے تھے ۔

طلع البدر علینا　　من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا　　مادعا للہ داع
ایہا المبعوث فینا　　جئت بالامر المطاع

وداع کی گھاٹیوں سے ھم پر چاند طلوع ھو گیا ۔ اللہ کے لئے پکارنے والے کی دعوت پر ھمارے لئے شکر ادا کرنا ضروری ھے ۔ اے ھمارے پیغمبر تو واقعی قابل اطاعت پیغام لایا ھے ۔

(۹) کعب بن زھیر :

حضرت کعب بن زھیر کا مشہور قصیدہ "بانت سعاد" عربی نعتیہ ادب میں ایک خاص مقام رکھتا ھے ۔ ان کے والد زھیر بن ابی سلمی عرب جاھلیۃ کے ممتاز اور سبعہ معلقہ کے شہرت یافتہ شاعروں میں شمار ھوتے تھے ۔ حضرت عمرؓ ان کی شعری تخلیقات کو باقی شعرائے جاھلیۃ کے مقابلہ میں پسندیدہ خیال فرماتے تھے ۔ زھیر نے خواب میں آسمان سے لٹکی ھوئی ایک رسی دیکھی جو ان کی پہنچ سے دور رھی ۔ ایک کاھن نے اس کی تعبیر بتائی کہ عنقریب ایک پیغمبر مبعوث ھونے والے ھیں ۔ لیکن تم ان کا زمانہ نہیں پاؤ گے ۔ زھیر بعثت نبوی سے تھوڑا عرصہ قبل ھی وفات پاگئے ۔ تاھم انھوں نے اپنے دونوں لڑکوں کعب اور بجیر کو وصیت کردی تھی کہ نبی مبشر و موعود کے مبعوث ھونے پر ان کی دعوت کو قبول کر لینا ۔ چنانچہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کا چرچا ھوا تو کعب نے اپنے بھائی بجیر کو تحقیق احوال کے لئے حجاز کے علاقہ میں بھیجا ۔ بجیر تو دربار رسول میں حاضر ھوتے ھی اسلام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لے آئے۔ اور بھائی سے استصواب کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کعب کو ان کی جلد بازی بہت ناگوار گزری اور ان پر شدید رد عمل ہوا۔ نہ صرف بھائی کو زجر و ملامت کی بلکہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی شان میں بھی گستاخانہ اور توہین آمیز اشعار کہنے شروع کئے اور ان کی بدگوئی کے باعث دربار نبوی سے ان کا خون ھدر قرار دے دیا گیا۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد کعب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اپنے کئے پر نادم ہوئے۔ بھیس بدل کر حضورص کی خدمت میں پہنچے.. اور رحمۃ للعالمین کے دامن عفو کو تھام کر کہنے لگے۔ ''یا رسول اللہ ! کعب اگر اپنی گستاخیوں پر نادم ہو کر معافی اور پناہ کا طالب ہو تو کیا آپ اس کو معاف نہیں کریں گے،،۔ حضورص تو عفو مجسم تھے، فرمایا ''کیوں نہیں،، ! بولے۔ ''وہ خطا کار و گنہ گار میں ھی ہوں اور آج اپنی ناگفتنیوں پر شرمسار ہو کر ندامت و عجز کا اظہار کرتا ہوں اور عفو چاہتا ہوں۔،، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے معافی عطا کی۔ کعب نے سر مجلس حضور کی منقبت اپنی عفو طلبی اور صحابہ کبار کے عزم و شجاعت وغیرہ مضامین پر مشتمل ایک قصیدہ پڑھا جو دور جاھلیت کی شعری روایات کا آئینہ دار ہوتے ہوئے نعتیہ قصیدوں میں نمایاں اہمیت رکھتا ھے۔ یہی قصیدہ ھے جس کے ایک شعر میں نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکتہ ورانہ اصلاح فرما کر اسے فرش سے اٹھایا اور عرش پر پہنچا دیا۔ اور پھر یہی قصیدہ ھے جسے حضورص نے سمع قبول سے نوازا اور اس کے صلے میں کعب کو ردائے مبارک عطا فرمائی۔ یہ ردائے مبارک آج ترکی کے دارالنوادر و التبرکات میں محفوظ ھے اور خاص خاص تقریبات میں اس کا دیدار کرایا جاتا ھے۔ اس قصیدہ کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے !

TOP COPI

انبئت ان رسول اللہ او عدنی
و العفو عند رسول اللہ مأمول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فقــد اتيت رسول الله معتــذرا
و العذر عند رسول الله مقبول
مهلاً هداك الذى اعطاك نازلة
القرآن فيه مواعيظ و تفصيل
لا تأخذنى باقوال الوشاة ولم
اذنب وان كثرت فى الاقاويل

مجھے خبر دار کیا گیا کہ اللہ کے رسول نے مجھے جان کی دھمکی دی ہے حالانکہ رسول اللہ سے مجھے تو معاف کر دینے کی توقع ہے۔ پس میں عذر خواہ بن کر اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور اللہ کے رسول تو عذر قبول کر لیا کرتے ہیں۔

یا نبی اللہ ! مجھے چھوڑ دیجئے ! اس خدا کے لئے ! جس نے آپ پر بار بار پڑھا جانے والا کلام نازل فرمایا جو نصیحت کی باتوں اور دوسری مفید تفصیلات سے بھر پور ہے۔ چغلخوروں کی باتوں پر نا جائیے ! اور مجھے معاف کر دیجئے میرے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے حالانکہ میں بے قصور ہوں۔

اب حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جذبات محبت اور اظہار غم کے اشعار میں سے بطور نمونہ صرف ایک ایک شعر حاضر کرتا ہوں۔ جو آنحضرت کی وفات کے موقع پر کہے گئے تھے۔

(۱۰) خلیفہ اول :

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

اجدك ما بعينك لا تنام
كان جفو نها فيها الكلام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے آقا کی جدائی تم پر بہت شاق گزری ہے۔ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ اب تم سو نہیں سکتے گویا ان کی پلکوں میں زخم ہو گئے ہیں۔

(۱۱) خلیفہ ثانی:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

لا زلت مذ وضعوا فراش محمد
کیما یمرض خائفا اتوجع

جب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر مرض پر لٹایا گیا میں بہت خوف زدہ ہو رہا ہوں اور مجھے درد محسوس ہوتا ہے۔

(۱۲) خلیفہ ثالث :

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

فیا عینی ابکی ولا تسأمی
و حق البکاء علی السید

اے میری آنکھ رو اور خوب رو اور پیہم روئے جا اپنے آقا و مولی پر رونے کا حق ادا کر۔

(۱۳) خلیفہ رابع :

حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ۔

الا طرق الناعی بلیل فرا عنی
و ارقنی لما استقر منادیا

کاش یہ رات کو آنے والا مجھے جدائی کی بری خبر سنا کر غمزدہ نہ کرتا اور اپنی منادی سے میری نیند نہ اڑا دیتا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خانوادہ نبوت کی دو برگزیدہ خواتین کے مرثیوں میں سے بھی چند شعر سن لیجئے !

(۱۴) دختر رسول، سیدۃ فاطمۃ الزہرہ :

ما ذا علی من شم تربة أحمدص
ان لایشم مدی الزمان غوا لیا
صبت علی مصائب لو انها
صبت علی الأیام صرن لیا لیا

حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت کو سونگھنے والے کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ اب مدت العمر کوئی اور خوشبو سونگھنے کا روا دار نہیں ہے۔
مجھ پر ایسی مصیبتیں پڑیں ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں روشن دنوں پر وارد ہوتیں تو وہ کالی راتوں میں تبدیل ہوجاتے۔

(۱۵) رسول اللہ کی پھوپی۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب :

الا یا رسول اللہ کنت رجاء نا
و کنت بنا براً ولم تك جافیا
و کنت بنا رؤفاً رحیما نبینا
لیبکی علیك الیوم من کان باکیا
صبرت و بلغت الرسالة صادقا
و قدمت صلب الدین ابلج صافیا
فلو ان رب العرش ابقاك بیننا
سعدنا ولا کن امره کان ماضیا
علیك من اللہ السلام تحیة
وا دخلت جنات من العدن راضیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اے اللہ کے رسول آپ ہی تو ہماری امیدوں کے چراغ تھے اور ہم پر مہربان تھے، قطعی درشت طبیعت سخت مزاج نہ تھے۔ آپ ہم پر بے حد شفیق اور مہربان تھے اور آپ ہمارے نبی تھے۔ رونے والے کو آج تیری جدائی پر دل کھول کر رولینا چاہئے۔ آپ نے صبر و تحمل کے ساتھ دنیا کو اپنے رب کا سچا پیغام پہنچا دیا اور دین کو مضبوط مکمل اور صاف ستھرا چھوڑ کر دنیا سے جا رہے ہیں۔ اگر مالک عرش آپ کو ہمارے درمیان اور بھی رکھتا تو بے شک یہ ہماری خوش بختی ہوتی لیکن اس کا حکم پورا ہو چکا۔ آپ پر اللہ کریم کا درود و سلام ہو اور آپ راضی خوشی جنات عدن میں داخل ہوں۔

(۱۶) مرثیہ حسان:

مراثی کے سلسلے میں شاعر نبوت حسان بن ثابتؓ کا رثائیہ بھی سن لیجئے!

اطالت وقوفاً تذرف العين جهد ها
على طلل القبر الذى فيه أحمد
فبور كت يا قبر الرسول و بوركت
بلاد ثوى فيها الرشيد المسدد
و هل عدلت يوما رزية هالك
رزية يوم مات فيه محمد
عزيز عليه ان يحيدوا عن الهدى
حريص على ان يستقيموا و يهتدوا
عطوف عليهم لا يثنى جناحه
الى كنف يحنو عليهم و يمهد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فبكي رسول الله يا عين عبرة
ولا اعريك الدهر دمعك يجمد
فجودي عليه بالد سوع و اعولى
لفقد الذي لا مثله الدهر يوجد
وما فقد الماضون مثل محمد
ولا مثله حتى القيامة يفقد

بڑی دیر تک آنکھیں اس ٹیلے پر کھڑی آنسو بہاتی رہیں جس میں حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں ۔ اے رسول خدا کی آرام گاہ تو بابرکت ہے اور وہ سر زمین بھی مبارک ہے جس میں ہدایت یافتہ اور راستباز انسان آرام فرما ہے ۔

کیا کسی دوسرے دن کے مصائب اس مصیبت عظمی کے برابر ہو سکتے ہیں جس دن ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا مہلک صدمہ اٹھانا پڑا ۔ وہ جس پر اپنی قوم کا ہدایت سے انحراف شاق گزرتا تھا اور جو اس کی ہدایت اور استقامت میں حریص تھے اور جو اپنے لوگوں پر مہربان تھے ۔ ان سے پہلو تہی نہ کرتے تھے اور پیار و محبت سے ان کی طرف جھکے جاتے تھے اور در گزر کرتے تھے ۔ اے آنکھ اللہ کے رسول کے لئے ہمیشہ روتی رہ میں کبھی تجھے آنسوؤں کے بغیر خشک نہ پاؤں ۔ خوب خوب آنسو بہا اور چیخ چیخ کر رو، آج اس ہستی کا ماتم ہے جس کی مثال زمانے میں کہیں بھی نہیں ملتی نہ تو گزشتہ زمانے کے لوگوں نے اس جیسی ہستی سے محرومی کا داغ اٹھایا ہے نہ قیامت تک آنے والوں کو ایسا صدمہ ہوگا ۔

(۱۷) امام زین العابدین :

ایک مدحیہ قطعہ حضرت امام زین العابدین سے منسوب ہے ۔ اس میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جذب و شوق کی والہانہ کیفیت بڑی ہے اور عذوبت الفاظ بھی۔ اس کے بعض اشعار الحاقی ہیں۔ جو کسی متشاعر نے آپ کے نام سے اضافہ کر دئیے ہیں۔ اس کے چند شعر بھی دیکھ لیجئے!

ان نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم
من وجهه شمس الضحی من خده بدر الدجی
من ذاته نور الهدی من کفه بحر الهمم
قرآنه برهاننا نسخاً لا دیان مضت
اذ جاءنا احکامه کل الصحف صار العدم
اکبادنا مجروحة من سیف هجر المصطفی
طوبی لا هل بلدة فیها النبی المحتشم

اے باد صبا اگر کسی دن تجھے ارض حرم جانے کا اتفاق ہو۔ تو روضہ اطہر پر جاکر میرا سلام عرض کرنا۔ جس میں وہ ذات اقدس آرام فرما ہے جس کا رخ روشن چڑھتے سورج کی طرح اور جس کے رخسار گھٹا سے نکلتے ہوئے چاند کی مانند ہیں اور جو خود ہدایت کا نور ہے جس کا دست سخا ہمت و حوصلہ کا سمندر ہے۔ اس کا قرآن ہماری دلیل راہ اور سابق دینوں کا ناسخ ہے۔ جب اس کے احکام ہمارے پاس آگئے دوسرے تمام صحیفے معدوم ہوگئے ہمارے جگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی تلوار نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے ہیں۔ اس شہر کے لوگ خوش بخت ہیں جہاں حضور کی آرام گاہ ہے۔

(۱۸) امام ابو حنیفہ:

اسی طرح امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نام سے بھی چند نعتیں اور خصوصیت سے ایک قصیدہ بعض کتابوں میں نظر سے گزرا۔ اگر اس تحریر کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موقع پر ہاتھ آجاتا تو اس کے چند شعر یہاں درج کردئے جاتے۔

33635

(۱۹) علامہ زمخشری :

مشہور تفسیر کشاف کے فاضل مصنف ابو القاسم محمود زمخشری کی نعت پڑھئے۔

والحق فالحق ما جاء الرسول به
سیف علی هام اهل الشرك مسلول
محمد ان تصف ادنی خصائصه
فیا لها فضة فی شر حها طول
ابو العباد و عبدالله بینهما
له مصاص من الا نساب منخول
هو الذی ان یخالج فی نبوته
ریب فما القول بالتوحید مقبول

حق یہ ہے۔ کہ جو کچھ رسول خدا لے کر آئے ہیں وہی حق ہے۔ آپ اہل شرک کے سروں پر کھنچی ہوئی تلوار ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنی سی صفت بھی بیان کرنے لگو تو تفصیلات طویل ہوجاتی ہیں۔ آپ بندوں کے سرپرست اور اللہ کے بندے تھے۔ اور ان دونوں کے درمیان آپ عالی نسب مخلوق تھے۔ آپ کی نبوت کے بارہ میں اگر کسی کے دل میں خلجان وارد ہوجائے تو ایسے شخص کی طرف سے توحید کا اقرار نا مقبول ہے۔

(۲۰) سعدی شیرازی :

اور اب دیکھئے شیخ مصلح الدین سعدی بلبل شیراز کس انداز سے مدح سرا ہوتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

وہ اپنے کمال کی بلندیوں پر پہنچے اور انھوں نے اپنے جمال سے تاریکیاں کافور کردیں۔ ان کے اطوار پسندیدہ تھے ان پر اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجو۔

(۲۱) حافظ شیرازی :

ان کے ساتھ ہی حافظ شیرازی کا انداز مدحت دیکھئے۔!

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اے حسن والے، انسانوں کے سردار آپ کے رخ روشن سے چاند چمک اٹھا۔ آپ کی تعریف و توصیف آپ کی شان کے شایان کرنا ممکن ہی نہیں۔ بس قصہ مختصر یہ ہے کہ آپ خدا کے بعد ساری کائنات سے بڑے ہیں۔

(۲۲) بوصیری :

الشیخ شرف الدین ابی عبداللہ محمد البوصیری مداحین رسول میں نمایاں بلکہ شہرہ آفاق حیثیت کے حامل ہیں۔ آپ نے بارگاہ نبوی میں عقیدت و محبت کے پھولوں کے سدا بہار گلدستے پیش کئے ہیں۔ ادبی محاسن عذوبت الفاظ، و سعت معانی اور ارادت و خلوص کی کیفیات سے لبریز، آپ کے کئی خوبصورت قصیدے آپ کی یادگار ہیں۔ عربی نعت گوئی میں آپ اپنے معاصرین میں ممتاز ہیں۔ آپ کا قصیدہ ھمزیہ ادب عربی میں خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ آپ کے سلام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے!

سلام علیك تترى من الله و تبقى به لك الباواء
وسلام عليك منك فما غيرك منه لك السلام كفاء
وسلام من كل ما خلق الله لتحيا بذكرك الاملاء
وصلاة كالمسك تحمله، منى الشمال اليك او لكباء
وسلام على ضريحك تخضل به منه تربة و غساء
وسلام قدمت بين يدى نجوى اذ لم يكن لدى ثراء
ما اقام الصلوة من عباد الله وقاست بربها الاشياء

اللہ کی طرف سے آپ پر متواتر سلام آتا رہے۔ اور اس طرح آپ کا وقار ہمیشہ برقرار رہے۔ آپ پر خود اپنا سلام کیونکہ کسی اور کا سلام آپ کے شایان شان بھی نہیں۔

اللہ کی ساری مخلوق کا سلام آپ پر تاکہ آپ کے ذکر سے محفلیں سجتی رہیں۔

اور دن مشک و خوشبو لے کر آپ کی سلامی کو آئے اور رات آپ کی تربت مبارک کی نرم مٹی سے سوندھی سوندھی خوشبو لائے۔ میں سرگوشی کے ساتھ خصوصی سلام عرض کرتا ہوں اس کے سوا میرے پلے کچھ بھی نہیں۔ جب تک اللہ کے بندے نماز پڑھیں اور دنیا رب کے حکم سے قائم رہے۔

اسی طرح آپ کا ایک اور مدیح لامیہ کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن جو حسن قبول اور لطف خداداد آپ کے قصیدہ میمیہ کو حاصل ہوا نعتیہ ادب میں بہت کم منظومنا کے حصے میں آیا ہے۔ یہ قصیدہ، بردہ کے نام سے مشہور ہوا اور اسے مدح خوانان رسالت کے تقریباً تمام حلقوں میں بے پناہ شہرت و وقعت حاصل ہوئی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کچھ تو یہ قصیدہ اپنی زبان، بیان، حسن اسلوب، الفاظ کی شیرینی و شوکت، جذبات کی فراوانی، جوش محبت و عقیدت اور سوز دروں کی تاثیر کا مرقع ہونے کی بنا پر خود ھی کچھ کم نہ تھا پھر سونے پر سہاگہ حضورﷺ کے دربار میں اس کی مقبولیت اور شاعر کی فالج ایسے خوفناک مرض سیں معجزانہ شفا یابی نے اسے مقبول انام اور مشہور خاص و عام کردیا۔ دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں اس کی شرحیں لکھی گئیں۔ میلاد اور ذکر رسول کی محفلوں میں اسے مخصوص انداز سے پڑھا گیا۔ شاعروں نے اس پر بیسیوں تضمینیں لکھ ڈالیں اور عقیدتمندوں نے اس کے اشعار کو اوراد و وظائف اور دم درود میں شامل کر لیا۔

اس قصیدہ کے کچھ منتخب اشعار یہاں درج کئے جاتے ھیں۔

محمد سید الکونین و الثقلین
و الفریقین من عرب و من عجم

هو الحبیب الذی ترجی شفاعته
لکل هول من الا هوال مقتحم

فاق النبین فی خلق و فی خلق
ولم یدا نوه فی علم ولا کرم

فهو الذی تم معناه و صورته
ثم اصطفاه حبیباً بارئی النسم

منزه عن شریك فی محاسنه
فجو هر الحسن فیه غیر منقسم

دع ما ادعته النصری فی نبیهم
و احکم بما شئت مدحاً فیه و احتکم

فانسب الی ذاته ما شئت من شرف
وانسب الی قدره ماشئت من عظم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فان فضل رسول الله ليس له
حد فيعرب عنه ناطق بفم
فمبلغ العلم فيه انه بشر
و انه خير خلق الله كلهم
و كل اى اتى الرسل الكرام بها
فانما اتصلت من نوره بهم
فانه شمس فضل هم، كواكبها
يظهرن انوار ها للناس فى الظلم
اكرم بخلقى نبى زانه خلق
بالحسن مشتمل بالبشر متسم
كالزهر فى ترف و البدر فى شرف
و البحر فى كرم و الدهر فى همم
مولائى صل و سلم دائما ابدا
على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں، جن و انس عرب و عجم سب کے سردار ہیں۔ آپ اللہ کے ایسے حبیب ہیں جن سے خوف و دہشت کے ہر موقع پر سفارش و شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔ آپ کو صورت و سیرت کے لحاظ سے تمام نبیوں پر فوقیت حاصل ہے۔ کیونکہ وہ علم اور بزرگی میں آپ کے برابر نہیں۔ پس آپ ہی کی ذات پر سیرت و اخلاق اور صورت و خلق کی تکمیل ہوئی پھر خالق کائنات نے آپ کو اپنا حبیب۔ بنانے کے لئے چن لیا۔ آپ کے محاسن میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے لہذا حسن و خوبی میں آپ کا جوہر ناقابل تقسیم ہے۔ عیسائی اپنے نبی کے بارے میں الوہیت و ابنیت وغیرہ کے جو دعوے کرتے ہیں انہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چھوڑ کر اپنے رسول کی تعریف و نعت میں جو کچھ کہہ سکتے ہو بے جھجک کہو اور علماء کو اس میں حکم ٹھہرا لو جو بزرگی اور فضیلت چاہو آپ کی ذات سے منسوب کرلو۔ اور اس کے مرتبہ کی عظمت جتنی چاہو بڑھا کر بیان کرو۔ کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتیں اور خوبیاں بے حد و بے حساب ہیں کوئی شخص ان کو بیان کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔

لوگوں کا مبلغ علم بس یہی کچھ ہے اور لوگ زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ آپ بشر ہیں۔ اور آپ ساری مخلوق خدا سے افضل و بر تر ہیں۔

انبیاء کرام کے تمام معجزے اور نشانیاں آپ ہی کے نور کی بدولت انہیں حاصل ہوئیں۔

پس آپ فضیلتوں کا چمکتا ہوا آفتاب ہیں اور انبیاء اس کے ستارے ہیں۔ جو تاریکی میں انسانوں پر اس کا نور بکھیرتے ہیں۔ آپ کے حسن صورت کا تو کہنا ہی کیا ہے آپ کے اخلاق کریمانہ سے حسن و جمال اور خندہ جبینی کی زینت میں اور بھی اضافہ ہوا۔ آپ تروتازہ پھول اور چودھویں کے چاند کی طرح ہیں۔ آپ کا کرم اور فیاضی سمندر کی طرح وسیع اور آپ کی ہمت و عزم زمانہ کی مانند ہے۔

اے میرے مولا ! اپنے پیارے حبیب، ساری مخلوق کے سرتاج پر ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام بھیج۔

قصیدہ بانت سعاد کی طرح اس مدیح کو بھی بردہ کہا جاتا ہے۔ بلکہ اس کا یہی عرف عام اس کے اصل نام ''قصیدہ میمیہ،، سے زیادہ معروف و مشہور ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲۳) محمود حلبی:

الشہاب محمود آٹھویں صدی ہجری کے نعت گو ہیں۔ ان کی ایک نعت دیکھئے۔!

ذو المعجزات الباھرات تر فعت
عن ان یمیز وصفھا الاحصاء
منھن تسبیح الحصا فی کفه
و کذا الطعام و فاض منه الماء
و سلام احجار رأی بطریقه
سمعته وھی الصلاۃ الصماء
و اجابة الا شجار حین دعا بھا
تسعی الیه کانھن اماء
ورجوعھا با لامر نحو مکانھا
سیان منھا العود و الابداء
و کذلك عین قتادۃ اذ ردھا
من بعد ما سقطت واعیا الداء
و کذا علی اذ دعاہ بخیبر
فاتی الیه و عینه رمداء
فاجال فیھا بریقه فغدا لھا
برء به فی وقتھا و شفاء

آپ واضح اور روشن معجزوں والے ہیں اور آپ کے اوصاف حد حساب سے باہر ہیں۔ ان معجزات و خصائص میں سے کنکریوں کا آپ کی ہتھیلی میں تسبیح پڑھنا۔ کھانے میں برکت ہونا۔ آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی جاری ہو جانا۔ راستے میں پتھروں کا آپ کو سلام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنا ۔ ٹھوس بہرہ ہونے کی باوجود آپ کا کلام سننا ۔ درختوں کا بلانے پر دوڑے چلے آنا گویا وہ آپ کے غلام ہیں ۔ لونڈیاں ہیں ۔ اور دوبارہ حکم ملنے پر واپس اپنی جگہ چلے جانا ۔ گویا آنا اور جانا ان کے لئے برابر تھا ۔ اسی طرح قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضائع ہوجانے اور دواء و تدبیر کے ناکام رہنے کے بعد آپ کا ان کی بینائی واپس لوٹانا ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خیبر میں طلب فرمانے پر جب آئے تو ان کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں ۔ آپ کا اپنے لعاب دہن سے ان کا آشوب چشم اسی وقت دور کر دینا ۔ معجزات میں شمار کیا جا سکتا ہے ۔

(۴۲) ابن حجر عسقلانی :

الجامع الصحیح لامام بخاری کے نامور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی کی نعت ملاحظہ ہو !

رفیق الروح بالجسم ارتقی فی
طباق حف فیہا با لھنا
علا ودنا وجاز الی مقام
کریم خص فیہ بالاصطفاء
و لم یر ربہ جہراً سواہ
لسر فیہ جل عن امتراء

روح القدس (جبریل) کے ساتھی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے جہاں ان پر رحمتوں اور نعمتوں کی بارش ہوئی ۔ آپ بلند ہوئے قریب پہنچے اور ایسے مقام کریم تک پہنچے جہاں اللہ نے انہیں خصوصیت سے چن لیا ۔ آپ کے سوا کسی نے بھی اپنے پروردگار کو یوں کھلم کھلا نہیں دیکھا ۔ اس میں بھی ایک بھید ہے ۔ جو شک و شبہہ سے بالاً تر ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲۵) ابن دقیق :

شیخ تقی الدین محمد ابن دقیق العید مالکی مسلک کے علمائے اعلام میں سے ہیں ان کے دو نعتیہ شعر پڑھئیے !

لم یبق لی امل سواك فان بغت
ودعت ایام الحیوۃ وداعا
لا استلذ لغیر وجهك منظرا
و سوی حدیثك لا ارید سماعا

میرے لئے آپ کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ آپ کے بغیر میں اپنی زندگی کے دنوں کو الوداع کہہ رہا ہوں۔

آپ کے رخ انور کے سوا اور کوئی منظر مجھے لطف نہیں دیتا۔ اور آپ کی باتوں کے علاوہ میں کسی کی باتیں سننا نہیں چاھتا۔

(۲۶) ابن العربی اندلسی:

امام غزالی کی تلمیذ رشید حافظ ابوبکر محمد ابن العربی الاندلسی نے قیام مدینہ کے دوران یہ اشعار لکھے۔

لم یبق لی سول ولا مطلب
مذ صرت جار حبیب الحبیب
لا ابتغی شیا سوی قربه
وها انا منه قریب قریب
العیش و الموت لیستا طبیب
بطیبة لی کل شئی یطیب

اب میری کوئی تمنا اور کوئی مطلب باقی نہیں رہا جب سے خدا کے حبیب کا همسایہ بنا ہوں مقصود حاصل ہو گیا ہے۔ اب مجھے ان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرب کے سوا کچھ بھی درکار نہیں ہے اور میں اب ان کے قریب سے قریب ہو رہا ہوں۔ یہاں مجھے زندگی اور موت دونوں یکساں ہیں مدینہ میں میرے لئے ہر چیز پسندیدہ ہے زندہ رہوں تو بھی اور موت آجائے تو بھی۔

(۲۷) حسین دجانی :

اسی انداز کی نعت مفتی یافہ شیخ حسین دجانی نے بھی کہی ہے !

اذا هبت الارياح من نحو طيبة
اهاج فوادی طيبها و هبوبها
فلا تعجبوا من لوعتی و صبا بتی
هوی كل نفس اين حل حبيبها

مدینہ کی ہوائیں آتی ہیں تو ان کی خوشبو اور ان کا چلنا میرے دل میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ آپ لوگ میری شیفتگی اور اضطراب پر تعجب کیوں کرتے ہیں۔ ہر شخص کا دل وہیں اٹکا ہوا ہوتا ہے جہاں اس کے محبوب کا ڈیرا ہو۔

(۲۸) شاہ ولی اللہ :

حضرت الامام قطب الدین احمد الشاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نعت و مدیح میں متعدد قصیدے لکھے ہیں۔ صرف ایک قصیدہ کے چند شعر یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

و ان لابد تمدح ذا معال
فحسبك مدح خير الانبياء
و ان تمدح رسول الله يوما
فحاذر ان تقصر فی الثناء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵۰

رسول اللہ یا خیر البرایا
نوالك ابتغی یوم القضاء

اگر تجھے کسی عالی مرتبت ہستی کی مدح و صفت کرنی ہو تو حضرت خیرالانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کر۔ اور جب کسی دن تو آپ کی مدح کرنے لگے تو خبردار احتیاط سے ایسا نہ ہو کہ تو تعریف و ستائش میں کمی کرے۔ اے تمام مخلوق میں سب سے بہتر رسول میں فیصلہ کے دن آپ کی بخششوں کا خواستگار رہوں گا۔

(۲۹) شاہ عبدالعزیز:

شاہ ولی اللہ کے فرزند گرامی حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کی خوبصورت نعت کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں۔

یا سائرا نحو الحمی باللہ قف فی بانہ
و اقرا طوا سیر الجوی منی علی سکانہ
ان یسئلوا عن حالتی فی السقم منذ فقدتہم
فالقلب فی خفقانہ والرأس فی دورانہ
ان فتشوا عن دمع عینی بعدھم قل حاکیا
کالغیث فی تہتانہ و البحر فی ھیجانہ
لکنہ مع ماجری مشغوف حب المصطفی
فخیالہ فی قلبہ و حدیثہ بلسانہ
و لطا لما یدعوا ملحا فی الدعا مبالغا
لیطوف فی بستانہ و یشم من ریحانہ
یامن تفوق امرہ فوق الخلائق فی العلا
حتی لقد اثنی علیك اللہ فی قرآنہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵۱

صلی علیك الله آخر دهره متفضلا

مترحما و حبا لك الموعود فی احسانه

اے چراگاہ کی طرف جانے والے خدا کے لئے بان کے جھنڈ میں کچھ دیر رک کر وہاں رہنے والوں کو میرے مصائب کی داستان پڑھ کر سنا اگر وہ میرے ان سے بچھڑنے کے بعد کی حالت زار پوچھیں تو انہیں بتا کہ میرا دل خفقانی ہے اور سر چکروں کی زد میں ہے۔ اگر وہ اپنے چلے جانے کے بعد میرے رونے کی کیفیت دریافت کریں تو تو بتا کہ آنکھیں برسنے میں ابر اور جوش گریہ میں سمندر بنی ہوئی ہیں۔ اس کے باوجود وہ حب مصطفے میں شیفتہ و سر شار ہے، ہر وقت ان کا خیال اس کے دل میں اور ان کی باتیں اس کی زبان پر اور کتنی طویل مدت سے وہ الحاح و زاری کے ساتھ یہ دعا کر رہا ہے۔

کہ وہ آپ کے باغ میں سیر کرے اور آپ کے گل و ریحان سونگھے۔ اے وہ ذات گرامی جو رتبے کی بلندی میں ساری مخلوق سے بر تر ہیں یہاں تک کہ اللہ پاک نے قرآن میں آپ کی توصیف کی۔ اللہ کریم دنیا کے خاتمہ تک اپنے فضل و رحمت سے آپ پر درود و سلام بھیجتا رہے اور اپنے وعدے کے مطابق تمام بھلائیاں آپ کو عطا فرمائے۔

(۳۰) آزاد بلگرامی :

علامہ غلام علی آزاد بلگرامی بارھویں صدی ھجری کے اجلہ علماء و فضلاء عصر میں سے تھے۔ عربی زبان کے جید ادیب اور شاعر تھے۔ ان کے مدحیہ قائد اور نعتیہ اشعار اپنی ادبی و شعری خوبیوں اور ذوق و شیفتگی کی ولولہ آفرین سخن طرازیوں کا روح پرور مرقع ہیں۔ اپنے کمال نعت گوئی کی بدولت حسان الہند کے لقب سے ملقب ہوئے۔ یہاں ان کے ایک قصیدہ سے چند شعر پیش کئے جاتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محمد فاتح البرایا وان اتانا علی العقیب

جمالہ فائض بنور و خلقہ فائح بطیب

دعاءہ جاء بالغوادی و کفہ جاد بالصبیب

قد ارتقی فی السماء حقا و حل بالمنزل الرحیب

من ابتغی ههنا جناناً سری الی روضة الرطیب

اقام آزاد فی سقام و انما المصطفی طبیب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کا افتتاحیہ ہیں اگرچہ وہ ہمارے پاس بعد میں آئے ہیں۔ ان کا حسن نور برساتا ہے اور اخلاق خوشبو بکھیرتے ہیں۔ اس کی دعائیں نعمتیں لاتی ہیں اور ہاتھ ابر سخا ہیں۔ وہ حقیقتاً آسمان پر چڑھے اور وسیع محل میں جا پہنچے۔ جسے جنت کی خواہش ہو وہ اس پر بہار روضہ کی طرف جائے۔ آزاد مدت سے بیمار ہے اور اس کا علاج حضور ہی کے پاس ہے۔

(۳۱) نواب صدیق حسن خان:

حضرت نواب سید صدیق حسن خان البخاری القنوجی ماضی قریب کے مداحین رسالت میں ممتاز شخصیت کے مالک بلند پایہ عالم، شیوا بیان ادیب اور خوش گو شاعر تھے۔ آپ سینکڑوں کتابوں کے مصنف اور ہزاروں اہل علم و ہنر کے مربی تھے۔ ان کے ایک عربی قصیدہ نعتیہ کا اقتباس ملاحظہ ہو!

اخترت بین اماکن الغبراء

دار الکرامة بقعة الزوراء

هل لی مکان فیه اطلب راحتی

من دونها فی البر و الدا هاء

کیف الوصول الی منازل طیبة

فیها لمفتقر حصول رجاء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نفسی فداء لتربة قد سیه
فیها نبی سید البطحاء

میں نے غبار آلود مقامات کے درمیان چمکتا ہوا روضہ بزرگ و محترم خطہ میں چن لیا ہے۔ کیا بحر و بر میں کہیں بھی اسکے علاوہ میرا ایسا ٹھکانہ ہے جہاں مجھے سکون و راحت میسر آئے۔ طیبہ کی گلیوں میں، جہاں محتاجوں اور فقیروں کی آرزوئیں پوری کی جاتی ہیں میں کیونکر پہنچوں ؟ اس پاک و پاکیزہ تربت پر میری جان قربان جس میں بطحا کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔

کتابیات

اس مقالہ کی تیاری میں درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے

۱ - تاریخ ابن ھشام
۲ - دیوان حسان بن ثابت
۳ - شفا قاضی عیاض
۴ - اتحاف النبلاء المتقین للنواب صدیق حسن خان
۵ - الروض الانف للسھیلی
۶ - المجموعہ النبھانیہ فی المدائح النبویہ
۷ - ازھار الطریہ فی مدح خیر البریہ
۸ - مجموعة القصاید

© rasailojaraid.com